برطانیہ میں جعلی علماء کس طرح تیار کیے جاتے تھے ؟

ماہنامہ’ الحیاۃ‘ انڈیا ۰۰۰۰ فروری 2016 (۲۰۱۶)

....

مسلمانوں کو بہت سے مسائل کے ساتھ ساتھ جس ایک بڑے چیلنج کا سامنا ہے، وہ ہے باہمی اتحاد کی کمی، ایک خدا، ایک رسولﷺ ، ایک کتاب، ایک امت، لیکن پھر بھی امت اتنی پارہ پارہ کیوں ہے۔ اس میں ہماری اپنی کوتاہیوں کے ساتھ ساتھ اسلام کے دشمنوں کی بھی محنت بھی شامل ہے۔ زیرِ نظر تحریر ایک ایسی ہی حقیقت ہے کہ کیوں ابھی تک ہم ایک چاند پر بھی متفق نہیں ہو پارہے ہیں؟ یہ مضمون جولائی 2010 (۲۰۱۰) کے اُردو ڈائجسٹ میں شائع ہوا تھا۔

نواب راحت خان سعید خان چھتاری 1940 (۱۹۴۰) کی دہائی میں ہندوستان کے صوبے اتر پردیش کے گورنر رہے ۔ انگریز حکومت نے انہیں یہ اہم عہدہ اس لئے عطا کیا کہ وہ مسلم لیگ اور کانگریس کی سیاست سے لاتعلق رہ کر انگریزوں کی وفاداری کا دم بھرتے تھے۔ نواب چھتاری اپنی یادداشتیں لکھتے ہوئے انکشاف کرتے ہیں کہ ایک بار انہیں سرکاری ڈیوٹی پر لندن بلایا گیا۔ ان کے ایک پکے انگریز دوست نے، جو ہندوستان میں کلکٹر رہ چکا تھا، نواب صاحب سے کہا: ”آئیے ! آپ کو ایک ایسی جگہ کی سیر کرائوں، جہاں میرے خیال میں آج تک کوئی ہندوستانی نہیں گیا۔“ نواب صاحب خوش ہوگئے۔ انگریز کلکٹر نے پھر نواب صاحب سے پاسپورٹ مانگا کہ وہ جگہ دیکھنے کیلئے حکومت سے تحریری اجازت لینی ضروری تھی۔ دو روز بعد کلکٹر اجازت نامہ ساتھ لے آیا اور کہا: ”ہم کل صبح چلیں گے“ لیکن میری موٹر میں‘ موٹر وہاں لے جانے کی اجازت نہیں۔

اگلی صبح نواب صاحب اور وہ انگریز منزل کی طرف روانہ ہوئے۔ شہر سے باہر نکل کر بائیں طرف جنگل شروع ہوگیا۔ جنگل میں ایک پتلی سی سڑک موجود تھی۔ جوں جوں چلتے گئے جنگل گھنا ہوتا گیا۔ سڑک کے دونوں جانب نہ کوئی ٹریفک تھا، نہ کوئی پیدل مسافر۔ نواب صاحب حیران بیٹھے اِدھراُدھر دیکھ رہے تھے۔ موٹر چلتے چلتے آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا۔ تھوڑی دیربعد ایک بہت بڑا دروازہ نظر آیا۔ پھر دور سامنے ایک نہایت وسیع وعریض عمارت دکھائی دی، اس کے چاروں طرف کانٹے دار جھاڑیاں اور درختوں کی ایسی دیوار تھی، جسے عبور کرنا ناممکن تھا، عمارت کے چاروں طرف زبردست فوجی پہرہ تھا۔

اس عمارت کے باہر فوجیوں نے پاسپورٹ اور تحریری اجازت نامہ غور سے دیکھا اور حکم دیا کہ اپنی موٹر وہیں چھوڑ دیں اور آگے جو فوجی موٹر کھڑی ہے، اس میں سوار ہو جائیں، نواب صاحب اور انگریز کلکٹر پہرے داروں کی موٹر میں بیٹھ گئے۔ اب پھر اس پتلی سڑک پر سفر شروع ہوا، وہی گھنا جنگل اور دونوں طرف جنگلی درختوں کی دیواریں۔ نواب صاحب گھبرانے لگے تو انگریز نے کہا: ”بس منزل آنے والی ہے۔“ آخر دورایک اور سرخ پتھر کی بڑی عمارت نظر آئی تو فوجی ڈرائیور نے موٹر روک دی اور کہا: ”یہاں سے آگے آپ صرف پیدل جا سکتے ہیں“۔ راستے میں کلکٹر نے نواب صاحب سے کہا : ”یاد رکھیں‘ کہ آپ یہاں صرف دیکھنے آئے ہیں، بولنے یا سوال کرنے کی بالکل اجازت نہیں“۔

عمارت کے شروع میں دالان تھا، اس کے پیچھے متعدد کمرے تھے۔ دالان میں داخل ہوئے تو ایک باریش نوجوان عربی کپڑے پہنے سر پر عربی رومال لپیٹے ایک کمرے سے نکلا۔ دوسرے کمرے سے ایسے ہی دو نوجوان نکلے۔ پہلے نے عربی لہجے میں ”السلام علیکم“ کہا۔ دوسرے نے ”وعلیکم السلام! کیا حال ہے؟“ نواب صاحب یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کچھ پوچھنا چاہتے تھے لیکن انگریز نے فوراً اشارے سے منع کردیا۔ چلتے چلتے ایک کمرے کے دروازے پر پہنچے، دیکھا کہ اندر مسجد جیسا فرش بچھاہے، عربی لباس میں ملبوس متعدد طلبہ فرش پر بیٹھے ہیں، ان کے سامنے استاد بالکل اسی طرح بیٹھے سبق پڑھا رہے ہیں، جیسے اسلامی مدرسوں میں پڑھاتے ہیں۔ طلباء عربی اور کبھی انگریزی میں استاد سے سوال بھی کرتے۔
نواب صاحب نے دیکھا کہ کسی کمرے میں قرآن کا درس ہورہا ہے، کسی جگہ بخاری کا درس دیا جارہا ہے اور کہیں مسلم شریف کا۔ ایک کمرے میں مسلمانوں اور مسیحوں کے درمیان مناظرہ ہورہا تھا۔ ایک اور کمرے میں فقہی مسائل پر بات ہورہی تھی۔ سب سے بڑے کمرے میں قرآن مجید کا ترجمہ مختلف زبانوں میں سکھایا جارہا تھا۔

انہوں نے نوٹ کیا کہ ہر جگہ باریک مسئلے مسائل پر زور ہے۔ مثلاً وضو، روزے، نماز اور سجدہ سہو کے مسائل ، وراثت اور رضاعت کے جھگڑے، لباس اور داڑھی کی وضع قطع، چاند کا نظر آنا، غسل خانے کے آداب، حج کے مناسک، بکرا، دنبہ کیساہو، چھری کیسی ہو، دنبہ حلال ہے یا حرام، حج بدل اور قضاء نمازوں کی بحث، عید کا دن کیسے طے کیا جائے اور حج کا کیسے؟ پتلون پہننا جائز ہے یا ناجائز؟ عورت کی پاکی کے جھگڑے، امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے یا نہیں؟ تراویح آٹھ ہیں یا بیس، وغیرہ؟ ایک استاد نے سوال کیا، پہلے عربی پھر انگریزی اور آخر میں نہایت شآستہ اردو میں! ”جماعت اب یہ بتائے کہ جادو، نظربد، تعویذ، گنڈہ و آسیب کا سایہ برحق ہے یا نہیں؟“ پینتیس چالیس کی جماعت بہ یک آواز پہلے انگریزی میں بولی پھر عربی میں یہی جواب دیا اور اردو میں TRUE ,TRUE!

ایک طالب علم نے کھڑے ہو کر سوال کیا: ”الاستاد، قرآن تو کہتا ہے ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار خود ہے۔“ استاد بولے: ”قرآن کی بات مت کرو، روایات اور ورد میں مسلمان کا ایمان پکا کرو۔ ستاروں، ہاتھ کی لکیروں، مقدراور نصیب میں انہیں اُلجھاو۔“

یہ سب دیکھکر وہ واپس ہوئے تو نواب چھتاری نے انگریز کلکٹر سے پوچھا: ”اتنے عظیم دینی مدرسے کو آپ نے کیوں چھپا رکھا ہے؟“ انگریز نے کہا: ”ارے بھئی ،ان سب میں کوئی مسلمان نہیں، یہ سب عیسائی ہیں، تعلیم مکمل ہونے پرانہیں مسلمان ملکوں خصوصاً مشرق وسطیٰ، ترکی، ایران اور ہندوستان بھیج دیا جاتا ہے۔ وہاں پہنچ کر یہ کسی بڑی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ پھر نمازیوں سے کہتے ہیں کہ وہ یورپی مسلمان ہیں۔ انہوں نے مصر کی جامعہ الازہر میں تعلیم پائی ہے اور وہ مکمل عالم ہیں۔ یورپ میں اتنے اسلامی ادارے موجود نہیں کہ وہ تعلیم دے سکیں، وہ سردست تنخواہ نہیں چاہتے، صرف کھانا، سر چھپانے کی جگہ درکار ہے۔ وہ مؤذن، پیش امام، بچوں کیلئے قرآن پڑھانے کے طور پر اپنی خدمات پیش کرتے ہیں، تعلیمی ادارہ ہو تو اس میں استاد مقرر ہو جاتے ہیں۔ جمعہ کے خطبے تک دیتے ہیں۔

نواب صاحب کے انگریز مہمان نے انہیں یہ بتا کر حیران کر دیا کہ اِس ’عظیم مدرسے‘ کے بنیادی اہداف یہ ہیں:

مسلمانوں کو وظیفوں اور نظری مسائل میں الجھاکر قرآن سے دور رکھا جائے۔ (۱)
حضور اکرمﷺ کا درجہ جس طرح بھی ہو سکے، گھٹایا جائے۔ (۲)

اس انگریز نے یہ انکشاف بھی کیا کہ 1920 (۱۹۲۰) میں توہینِ رسالت کی کتاب لکھوانے میں یہی ادارہ شامل تھا۔ اسی طرح کئی برس پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا نبی بنا کر کھڑا کرنے والا یہی ادارہ تھا۔ اسکی کتابوں کی بنیاد لندن کی اسی عمارت سے تیار ہوکر جاتی تھی۔ خبر ہے کہ سلمان رشدی کی کتاب لکھوانے میں بھی اسی ادارے کا ہاتھ ہے۔
بشکریہ : ماہنامہ’ الحیاۃ‘ انڈیا ۰۰۰۰ فروری 2016 (۲۰۱۶)

اسی طرح ۱۹۶۵ میں جنگ اخبار میں خبر آئ کہ ۱۹۶۵ کی جنگ میں مغربی پاکستان میں ایک امام پکڑا گیا جو کہ انڈیا کو خفیہ پیغام بھیج رہا تھا ۔ فوج نے تفتیش کی تو پتہ چلا کہ وہ تو مسلمان ہی نہیں ہے حالاں کہ وہاں دس سالوں سے امامت کر رہا تھا ۔

اسی طرح مئ ۲۰۱۴ میں ڈاکٹر بلال قطب نے میڈیا پر بتایا کہ ایک اسرایلی نے ڈیرہ اسماعیل خان میں اٹھارہ سال تک امامت کی ملازمت کرکے اب ریٹائر ہو کر واپس اسرایل جا رہا ہوں ۔ اسے پہلے انھوں کے یہ بھی بتایا کہ لندن میں ایک جگہ ہے جہاں بڑی خوبصورت تلاوت عراقی طرز میں ہو رہی تھی ۔

Jew worked as Imam masjid in DI Khan for eighteen years
https://www.youtube.com/watch?v=r5xchnrzbEk